لوہے اور قوت کی اہمیّت

اسلام کی نظر میں

یہ مقالہ محکمہ اوقاف کے سیمنار منعقدہ لاہور اگست ۱۹۷۱ء میں پڑھا گیا

مذاہب عالم میں صرف اسلام کو جو دینِ فطرت ہے یہ خصوصیّت حاصل ہے کہ وہ دین و دنیا کا جامع اور قوت و قانون دونوں کا حامل ہے، شنٹومت جو جاپان کی اکثریت کا مذہب ہے، نہ اس میں دنیوی زندگی کے لئے کوئی جامع قانون موجود ہے اور نہ قوت اور نہ لوہے سے تیار کردہ آلات حرب کی طرف کوئی ترغیب پائی جاتی ہے، اس کا سارا زور نفس کشی، چلّہ کشی اور دنیا بیزاری پر صرف ہوا ہے۔ بلکہ اس میں حیات کو دکھ اور موت کو سکھ ثابت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہی حال کنفیشوس ازم کا ہے، جو چین کی اکثریت کا مذہب ہے۔ نہ اس میں کوئی ضابطۂ حیات ہے اور نہ جامع قانونِ زندگی ترک کردینا اور تجرد کی درویشانہ زندگی اس مذہب کی روح ہے۔ اسی طرح بدھ مذہب جس میں دھیان گیان اور دنیا بیزاری کے سوا کچھ نہیں۔ مسیحیت کی اصلی بنیاد عجز و خاکساری تجرد ترک دنیا اور ظالم سے چشم پوشی اور ترک مقابلہ پر مبنی ہے۔ انجیل میں ایک گال پر تھپڑ لگانے والے کے آگے دوسرے گال کو پیش کرنے کی تعلیم موجود ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان چار بڑے عالمی مذاہب میں نہ جامع قانونِ حیات موجود ہے نہ قوت کی تحصیل کی ترغیب پائی جاتی ہے، بلکہ یہ مذاہب ضعف کی حوصلہ افزائی کے حامل ہیں۔ اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اور جامع قانونِ حیات کا علمبردار ہے۔ اس لئے اسلام نے قوت کے اصل سرچشمے (لوہے) کیطرف بھی مسلمانوں کو توجہ دلائی اور فراہمی اسباب قوت کی فرضیت سے بھی ان کو آگاہ کیا۔ سرچشمہ قوت یعنی لوہے کی اہمیّت کے متعلق قرآن میں لوہے کے نام سے ایک خاص سورت موجود ہے۔ کیونکہ قرآن میں یہ قاعدہ ہے کہ جس سورت میں متعدد مضامین ہوتے ہیں تو اُن سب میں جو مضمون زیادہ اہم ہو اس کے نام پر سورت کو معنون کیا جاتا ہے، قرآنِ مجید

کے ستائیسویں پارہ میں ایک سورۃ کا نام حدید ہے۔ حدید لوہے کا نام ہے یعنی لوہے کے ذکر پر مشتمل سورت ہے۔ پوری آیت یہ ہے: ولقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب ان اللہ قوی عزیز: ارشاد ہے کہ ہم نے واضح دلائل کیساتھ رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ آسمانی کتاب اتاری اور انصاف کا ترازو (شریعت) بھی نازل کیا تاکہ تمام اقوام انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں ہولناک جنگ کا پورا سامان موجود ہے، اور تمام اقوام کے لئے دیگر فائدہ مند سامان بھی موجود ہے اور یہ سب سامان اس لئے کیا کہ اللہ دیکھ لیں کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عادلانہ قانون کی امداد بن دیکھے کون کرتا ہے۔ بیشک تمہارا خدا قوی اور غالب ہے۔ اس آیت میں پہلے تمام رسولوں اور پیغمبروں کی رسالت الٰہی کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ وہ کتاب الٰہی اور شریعت، شریعت ربانی کا نزول ہے جس سے کرۂ ارض اور اقوام عالم کے لئے عالمی انصاف کا ایسا ایک معنوی ترازو پیش کیا گیا ہے کہ جو فعل وعمل اس ترازو پر درست ہو وہ عالمی انصاف کے مطابق ہے اور جس میں ذاتی یا قومی یا نسلی تفاوت اور کمی بیشی موجود ہو وہ ظالم ہے اور عالمی انصاف کے خلاف ہے، کیونکہ اس ترازو کا اتارنے والا رب العالمین ہے۔ صرف رب المسلمین یا رب الاوربیین یا رب الایشیائین یا رب الامریکین نہیں۔ یہ ترازو یا شریعت آسمانی عالمی انصاف کا ربانی قانون ہے اور قانون انصاف پر جب تک عمل نہ ہو اور عالم میں وہ جاری نہ ہو، اس وقت تک انصاف ناممکن ہے۔ اس لئے ایسے عالمی انصاف کے لئے قانون عدل وامن کے ساتھ قوت کی بھی ضرورت ہے اس لئے قرآن نے اعلان کیا قانون انصاف کے لئے کہ تمام انسانوں اور اقوام عالم کو اسی عالمی انصاف کے قانون پر قائم کیا جائے اور اس کے آگے گردن نہاد ہونے کے لئے ان کو مجبور کیا جائے، اس قانون عدل کے لئے ضروری ہے کہ خداوند القدوس کے پیدا کردہ سرچشمہ قوت سے یعنی لوہے سے استفادہ کیا جائے، اس لئے قرآن نے اعلان کیا کہ ہم نے لوہے کو پیدا کیا کہ اس میں فوجی اور سول دونوں قسم کے فوائد موجود ہیں۔ تمام آلات حرب رائفل سے لیکر ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تک بنانے میں لوہے کی ضرورت ہے اور تمام بری بحری اور ہوائی آلات جنگ کی تخلیق لوہے سے وابستہ ہے جس سے فوجی قوت اور اقامت عدل میں مدد ملتی ہے اسی طرح سامان جنگ کے دیگر مواد بارود وغیرہ خدا نے زمین میں پیدا کئے ہیں۔ فوجی قوت کے ساتھ سول ضروریات کی فراہمی بھی ضروری ہے، وہ بھی لوہے سے وابستہ ہیں۔ ہسپتالوں میں اوپریشن وغیرہ کے اوزار کاٹنے

کے لئے چھری، چاقو، مصنوعات کے جوڑنے کے لئے میخ وغیرہ قفل زنجیر گھڑیاں چھری کانٹے برتن ظروف وادوات تعمیر مکان اور ریلوے لائن کے گاڈر اور ریل گاڑی موٹر ٹرک کے اجزا بجلی کے تار وغیرہ لوہے کے وجود سے وابستہ ہیں جسکی طرف منافع للناس کہہ کر ترغیب دلائی گئی اور سامانِ جنگ کے بنانے کے لئے فیہ باس شدید کہہ کر بتایا کہ لوہے سے جنگ کا خطرناک سامان بنایا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کو بالخصوص لوہے کی فوجی اور سول ضروریات کی فراہمی کی اہمیّت کی طرف متوجہ کردیا گیا۔ اس سے آگے چل کر مذکورہ آیت میں لوہے کے اسلحہ وسازوسامان کے استعمال کا صحیح محل بھی متعین کیا، تاکہ یہ سامان ظلم میں استعمال نہ ہو، عدل اور انصاف عالمی اور انسانی حقوق اور خدائی حقوق کے تحفظ کے لئے استعمال ہو، کیونکہ سرکاری سامان سرکاری کام میں استعمال ہونا چاہیئے۔ ذاتی مقاصد میں استعمال نہ ہونا چاہیئے: لیعلم اللّٰہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب۔ تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھ لیں۔ ان آلات کو بن دیکھے اللہ اور رسولوں کے قانونِ عدل میں کون استعمال کرتا ہے اور ان لوہے کے آلات سے کون خدا اور رسول کے منشاء عدل کی امداد کرتا ہے، اور کون اللہ کے منشاء انصاف کے خلاف ان کو استعمال کرتا ہے۔ یعنی ان آلات سرکاری کا استعمال بڑے سرکار خدا کے کام کے لئے ہونا چاہیئے نہ اس کے خلاف یعنی ان کے استعمال سے عدل قائم نہ ہو، نہ ظلم تحفظ حقوق انسانی ہو، نہ اتلاف و بربادی حقوق انسانی اسی ایک نکتہ سے جنگ عمومی اور جنگ مقدس یعنی جہاد کا فرق واضح ہوجاتا ہے۔ جنگ عمومی فساد وتخریب ہے اور جہاد میں عالمی اصلاح اور تعمیر ہے۔ بقول اقبال مرحوم ؎

جنگ شاہانِ جہاں غارت گری است　　　جنگ مومن سنت پیغمبریؐ است

اسکی مثال ایسی ہے کہ ڈاکو بھی ہاتھ کاٹتا ہے اور ہسپتال میں ڈاکٹر بھی اوپریشن کے ذریعہ ہاتھ کاٹتا ہے۔ پہلا جنگ عمومی کی طرح تخریبی عمل ہے اور دوسرے جہاد کیطرح اصلاحی عمل ہے، پہلا عمل دُکھ پہنچانے کے لئے ہے اور دوسرا عمل دکھ ہٹانے کے لئے ہے، اسی طرح جب کچھ عالمی عناصر ڈاکو کی طرح راہ عدل وانصاف میں حائل ہوکر روڑے اٹکاتے ہیں تو اسلام لوہے کے اوزار استعمال کرنے اور جہاد کا حکم دیتا ہے یہ عمل صورۃً ایک جیسا ہے، نتائج وآثار اور مقصد کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے، آیت کے آخر میں ان اللّٰہ قوی عزیز کہہ کر اقوام عالم کو تنبیہہ کی گئی کہ اگر لوہے و دیگر ذخائر الٰہی سے تم نے آلات جنگ تیار کرکے اس کو خالق کائنات کے منشاء کے خلاف استعمال کیا، تو تم آزاد نہیں ہو، خالق عالم کے ید قوت کے نیچے ہو اور وہ خالق سب سے قوی اور سب پر غالب ہے۔ تم کو اس ظالمانہ استعمال کی سزا دے گا کہ تم نے خداوند کریم کے سرکاری سامان کو اس

کے منشار کے خلاف کیوں استعمال کیا۔ ہم نے گذشتہ دو جنگوں میں دیکھ لیا کہ ان آلات کے بے جا استعمال سے خود موجدین آلات کی جانوں، اموال و عمارات کو تباہ کر دیا گیا، اور باقی لوگ بحیثیت مجموعی امن میں رہے۔ اب تیسری جنگ کا انتظار ہے جس سے ان ظالموں اور ان کی مددگاروں اور ان کی خدا بیزاروں اور مادہ پرستوں کی بڑی تعداد تباہ ہو کر راکھ ہو جائے گی اور باقی ماندہ انسانوں کا مستقبل بھی صدیوں تک تاریک گڑھے میں پڑ جائے گا۔

لوہا پگھلانے کی صنعت | لوہا اس وقت کارآمد ہو سکتا ہے کہ اس کو پگھلا دیا جائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام و احسان کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔ وَاَلَنّا لَہُ الحدید۔ کہ ہم نے دست قدرت سے اس کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تاکہ آگ میں تپانے اور کوٹنے کی تکلیف سے نجات پا جائے۔ اس آیت میں اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کرنا بطور خرق عادت تھا۔ لیکن قرآن شریف نے اس کو بشکل انعام الٰہی اور احسان خداوندی پیش کیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ ایسی صنعت اور تدبیر جس سے طبعی قوانین کے تحت لوہے کو پگھلا دیا جائے، یا نرم کیا۔ اللہ کا عظیم فضل و احسان ہے اور جو قوم اس فضل و انعام سے محروم ہو، وہ بدقسمت ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی اور دیگر غیر مسلم اقوام لوہے کو پگھلانے اور اس سے آلات جنگ تیار کرنے کی وجہ سے آسمان عروج پر پہنچ گئیں ہیں، لیکن مسلمان اس سے محروم ہیں۔ قرآن نے صرف لوہا پگھلانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ لوہے سے متعلق صنعت کی طرف بالخصوص جنگی آلات کی صنعت کیطرف مسلمانوں کو خصوصی توجہ دلائی۔

آیت دوم | ارشاد ہوا: والنا لہ الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کیا اور کہہ دیا کہ بناؤ اس سے زرہیں سارے بدن پر پورے اور اس کے کڑیوں کو خاص انداز سے پر رکھو، نہ اتنے باریک کہ جنگ کی ضرب سے ٹوٹ جائے نہ اتنے موٹے کہ بدن اس کے بوجھ سے دبا رہے۔ اسی طرح نہ اس قدر کشادہ کہ نیزہ وغیرہ کو اندر گھسنے سے روک ہی نہ سکے اور نہ اس قدر تنگ ہو کہ ہوا کی آمد و رفت بند کر دے۔ لوہے کی نرمی اور لوہے کی صنعت کو قرآن الکریم نے فضل الٰہی سے تعبیر کیا۔ ولقد اتینا داؤد منا فضلا۔ ہم نے داؤد علیہ السلام کو فضل سے نوازا۔ اس کے بعد والنا لہ الحدید وان اعمل سابغات۔ کا تذکرہ کر کے لوہے کو نرم کرنا اور اس سے اوزار اور آلات حرب بنانے کو فضل الٰہی کی تشریح کے طور پر بیان کیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس قرآنی ہدایت کے باوجود سب اقوام سے زیادہ قرآن پر ایمان رکھنے والی قوم لوہے کی صنعت سے محروم ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا زوال ترک قرآن کا نتیجہ ہے۔ لیکن بعض

کج دماغ حضرات کو یورپ نے یہ باور کرایا ہے کہ تمہاری ذلت قرآن ہی کی وجہ سے ہے۔

لوہے سے آلاتِ حرب و دیگر مصنوعات کی تیاری کا قرآنی حکم | سورۃ انفال پارہ ۱۰ میں یہ آیت ہے۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم واخرین من دونھم لا تعلمونھم اللہ یعلمھم وما تنفقوا من شیٔ فی سبیل اللہ یوف الیکم وانتم لا تظلمون وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ انہ ھو السمیع العلیم ۔

اس آیت میں ارشاد ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے تمام اسباب قوت جس قدر تمہارے بس میں ہیں مہیا کرو اور خاص کر پلے ہوئے گھوڑے سے جو اس وقت ٹینک کا کام دیتے تھے تمہاری قوت اس قدر ہو کہ تمہارے موجودہ دشمن اور دوسرے دشمن جو تم کو اسوقت معلوم نہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں۔ اور جو کچھ تم اسلام کی سربلندی کے لئے مال خرچ کرو گے تم کو اس کا پورا بدلہ ملے گا، اور اس میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور اگر دشمن دب کر صلح کی طرف جھک جائے، تو تم بھی صلح کیطرف جھک جاؤ اور کامیابی میں اعتماد اللہ پر رکھو، اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے دشمنوں کی تمام باتیں سنتا ہے اور تمام اعمال سے باخبر ہے۔ اس آیت میں مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

۱۔ مسلمانوں کے لئے اسباب قوت وغلبہ کی فراہمی کی فرضیت کا اعلان۔

۲۔ ان اسباب کی فراہمی کی عمومیت کا اعلان کہ جس زمانہ میں جن اسباب سے دشمن پر غلبہ حاصل ہو سکے۔ خواہ وہ ایٹم بم ہو، ہائیڈروجن بم ہو یا جدید آلاتِ حرب کی کوئی قسم ہو۔ اسی طرح مواصلات اور راشن فوجی لباس، خیمے وغیرہ زخمیوں کے لئے ہسپتال ادویہ غذا کے لئے زرعی پیداوار کو ترقی دینا یا مالی حالت کو درست کرنے کے لئے تجارت وصنعت کو ترقی دینا، ایمانی اور اخلاقی قوت کے اضافہ سے قبل بہادروں میں اضافہ کرنا۔ جدید جنگی فنون میں مہارت بحری، بری، ہوائی بیڑے کو ترقی دینا یہ سب امور لفظ قوت میں داخل ہیں۔ کیونکہ ان امور کی فراہمی سے قوت حاصل ہوتی ہے اور ان سے غفلت کرنے میں ضعف اور تباہی مضمر ہے۔ یہ سب امور لفظ قوت کی تشریح میں داخل ہیں۔ تو قوت حاصل کرنا اسلام میں فرض ہوا جس کے پیش نظر تمام شعبہائے ترقی قرآن مجید کی نظر میں فرض قرار پائے اور فرض بھی اس حد تک جہاں تک مسلمانوں کی بدنی اور مالی وسائل کی رسائی ہے۔

۳۔ اسلامی قوت اس قدر مضبوط ہو کہ اس وقت جو دشمن ہو اور آئیندہ جو قوم دشمنی پر آمادہ ہو کر میدان مقابلہ میں آئے وہ سب اسلامی قوت سے مرعوب و مرہوب ہو جائے اور مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔

۴۔ ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے مالی قربانی کی ضرورت ہے اور جو مال اس راہ میں صرف ہو۔ اس کا پورا بدلہ اس دنیا میں اور آخرت میں بھی ملے گا۔ اور اس بدلہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

۵۔ اگر دشمن صلح اور امن پر آمادہ ہو تو ان سے صلح کرلو۔ اور تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ کیونکہ اسلام کا مقصد جنگ نہیں عالمی عدل کا غلبہ مقصود ہے جو صلح سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ معذرانہ صلح نہ ہو۔ اور اس میں انصاف اور عدل اجتماعی ملحوظ ہو۔

آیت ۴ | والی عاد اخاھم ھوداقال یقوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہ غیرہ ان انتم الا مفترون یقوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین : سورۃ ھود پارہ ۱۲ ۔ ہم نے قوم عاد کو ان کا بھائی حضرت ہود علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ آپ نے یہ پیغام دیا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو تم غیر اللہ کی پرستش میں اس کے سوا کچھ نہیں کرتے۔ مگر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اے میری قوم اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور اللہ کی طرف توبہ کر کے رجوع کرو۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تم کو دو نعمتیں عطا کر دے گا۔

۱۔ ایک یہ کہ خوب مینہ برسا کر تمہاری روزی فراخ کر دے گا۔

۲۔ دوم یہ کہ تمہاری موجودہ قوت میں اضافہ کر کے تم کو زیادہ قوی اور طاقت ور بنا دے گا۔ اور تم حق سے مجرمانہ روگردانی نہ کرو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایمان کا نتیجہ فراخی رزق اور معاشی خوشحالی ہے لہٰذا طاقتور اور قوی اور غالب ہونا ہے، اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی دو بڑی نعمتیں ہیں۔ آج مسلمان ان دونوں نعمتوں سے محروم ہیں نہ ان کو معاشی خوشحالی حاصل ہے نہ قوت اور غلبہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ایمانی قوت میں کمزوری واقع ہے اور نہ کمزوری یہ ہے۔ کہ ان کے پاس نہ دین کا علم و عمل ہے نہ دنیا کا اور قرآن نے کہا ہے۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ کیا علم سے بہرہ ور قوم اور جاہل قوم برابر ہو سکتی ہیں۔ قطعاً نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا۔ تم دین کی رسی کو مضبوط پکڑ کر ایک ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہو اور فرقہ واریت مسلمانی اختیار مت کرو۔ خواہ نسل کے ذریعہ ہو یا جغرافیائی حدبندی کی وجہ سے ہو یا لسانی اور سیاسی نظریات کی وجہ سے ہو۔ ۳۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ۔ تم اپنی کوشش اور جدوجہد کی آخری حد تک ہر قسم کا سامان قوت تیار کرو۔ یہ تین اصول جو اسلام کے ہیں۔ ان پر دورِ حاضر کی غالب اقوام بالخصوص روس امریکہ چین کا عمل ہے۔ دنیوی اور سائنسی علوم میں جو دراصل مسلمانوں کے علوم تھے۔ دیگر اقوام سے فائق اور برتر

ہیں۔ اتحاد و اتفاق میں بھی ان کو برتری حاصل ہے۔ جنگی اور ہر قسم کے سامانِ قوت میں اور میدانِ جد و جہد میں سب سے آگے ہیں، لیکن مسلمانوں کے پاس نہ سائنس کا علم ہے نہ وہ کسی چیز کے موجد ہیں، نہ ان میں اتفاق و اتحاد ہے اور نہ سامانِ قوت کی فراہمی کے لئے ان میں جد و جہد کی تڑپ ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بھی غلبہ اور قوت کیلئے جو ضابطہ ہے وہ اسلامی تعلیم کے یہ تین اصول ہیں، جو قوم ان کو اپنائے گی وہ غالب اور قوی رہے گی۔ خواہ اس قوم کی تہذیب و زبان انگریزی ہو یا روسی و چینی اور جو قوم اُن کو چھوڑ دے گی۔ ضعیف اور کمزور ہو گی خواہ اس کا کوئی مذہب کوئی زبان اور کوئی تہذیب ہو، لہٰذا قوت اور غلبہ حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو اپنی تہذیب و زبان بدلنے کی ضرورت نہیں ہے، اور نہ ترمیم مذہب کی ضرورت ہے، بلکہ ان کو اپنے مقدس اور فطری دین کے ان تین اصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جسکی وجہ سے غیر مسلم اقوام ترقی کے آسمان پر چڑھ گئی ہیں۔

آیت نمبر ۵ سورہ ہود پارہ ۱۲ میں ارشاد ہے۔ ان ربک ھو القوی العزیز۔ اسلام اور قرآن نے مسلمان کو یہ تصور بخشا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی صفات و کمالات کے متعلق اس نے تصور قائم کیا، وہ سب کمالات کا ایک بہترین نمونہ اور ان کمالات کا نمونہ مسلمان کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے، امام غزالیؒ نے المقصد الاسنیٰ فی شرح اسماء الحسنیٰ میں تخلقوا باخلاق اللّٰہ کے تحت کہ الٰہی اخلاق اور اوصاف کا نمونہ اپنے اندر کسی نہ کسی درجہ میں پیدا کر کے اللہ تعالیٰ سے مناسبت اور قرب پیدا کرنے کا مضمون تفصیل سے بیان کیا ہے، جو قوم ان کمالات کا نمونہ اپنے اندر رکھتی ہے وہ کامیاب ہے، اگر ایمان بھی ہو تو مکمل کامیابی ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، کہ مومن اللہ کا وصف ہے، السلام المومن قرآن میں سورہ حشر میں موجود ہے اور اگر ایمان نہ ہو تو صرف دنیوی کامیابی اس کو نصیب ہو گی، اخروی نہیں، ان اوصاف اور کمالاتِ الٰہیہ میں سے دو کمال آیت مندرجہ بالا مذکور ہیں۔ یعنی ۱۔ قوی یعنی اللہ قوت والا ہے تو مومن عزیز یعنی اللہ غالب ہے، کمزور نہیں و دیگر کمالات دیگر آیات میں مذکور ہیں۔ ۳۔ وھو بکل شیء علیم۔ یعنی اللہ کو ہر چیز کا علم حاصل ہے۔ ۴۔ اللہ صانع ہے۔ صنع اللّٰہ الذی اتقن کل شیء کائنات اللہ کی تخلیق و صفت جس سے پوری حکمت کے ساتھ ہر چیز کو درست کیا ہے۔ آج ان چاروں کمالات کے نمونے سے مسلمان قوم خالی ہے، نہ قوت ہے، نہ غلبہ، نہ علم، نہ صفت لیکن دیگر اقوام میں کسی نہ کسی درجہ میں یہ نمونہ موجود ہیں۔ جامع صغیر میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے حدیث نقل کی ہے۔ ان اللّٰہ یحب المومن القوی۔ خدا پسند کرتا ہے ــــ قوی ایماندار فرد و جماعت کو جس سے معلوم ہوا کہ جو فرد یا جماعت ایمان سے موصوف ہو اور قوی ہو وہ اللہ کی محبوب ہے، اللہ کا محبوب ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔

جنگ کے فلسفہ کے تحت لوہے اور قوت کی ضرورت | تین اسباب ایسے ہیں جن سے جنگ فطرتاً ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ اولاً معاشی ضروریات کی جاذبیت۔ انسان شخصی طور پر تین چیزوں کا محتاج ہے۔ ۱۔ خوراک جس میں ہر قسم کی خوردنی چیزیں بھی داخل ہیں۔ ۲۔ پوشاک جس میں ہر قسم کے پہننے کی چیزیں داخل ہیں ۳۔ مسکن جس میں رہائش کے لئے ہر قسم کی عمارات داخل ہیں۔ ہر شخص کی ذاتی زندگی ان امور کے بغیر نامکمل ہے اور یہ تینوں چیزیں زمین سے وابستہ ہیں، خوراک، پانی، اونی ریشمی کپڑا، عمارات کی لکڑی گارڈر، چونہ، سیمنٹ سب زمین سے پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ انسان پر موت مسلط ہے۔ اس لئے نوعِ انسانی کی بقاء کے لئے یہ ضروری ہے کہ فوت شدہ انسانوں سے عالم بشری میں جو کمی واقع ہو، اس کو توالد تناسل کے ذریعہ پورا کیا جائے۔ تاکہ نسل انسانی منقطع نہ ہو۔ اس لئے انسان کے لئے ان تین شخصی ضروریات کے علاوہ ایک چوتھی نوعی ضرورت کا سامان بھی ضروری یعنی منکوحہ بیوی تاکہ اس کے ذریعے اولاد پیدا ہو کر نسل قائم رہے۔ ان چاروں چیزوں کیطرف انسان میں طبعی میلان موجود ہے اور انسان کا ہر فرد اور جماعت جدوجہد میں مصروف ہے کہ اپنی خداداد طبعی میلان اور قوت نزوعیہ کے ذریعہ ان مذکورہ فوائد کو حاصل کرے۔ اور ان کو اپنے لئے مختص کر دے۔ یہی فوائد چونکہ سب انسانوں کو مشترک مطلوب ہیں۔ اس لئے ہر کوئی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے ان میں مذکورہ فوائد کی تحصیل کے لئے کشمکش منازعت مخاصمت پیدا ہوگی۔ جس سے ہر فرد دوسرے کو ہٹانے اور خود قابض ہونے کی سعی کرے گا۔ اس سعی کے لئے قدرت نے انسان میں ایک اندرونی قوت مدافعت یعنی قوت غضبیہ رکھی ہے، جس کے استعمال سے افراد و اقوام میں جنگ ناگزیر ہوگی۔ جنگ کی کامیابی کے لئے لوہے کے اوزار کے ذریعہ قوت حاصل کرنا ضروری ہے، اس لئے لوہے کے استعمال کے لئے اقوام عالم تقابلی دوڑ شروع ہوگی، جو قوم لوہے کی قوت سے زیادہ استفادہ کرے گی، وہی سب سے زیادہ کامیاب ہوگی۔ ■■

ماہنامہ

ترجمان الحدیث

زیر ادارت احسان الٰہی ظہیر ایم۔ اے

پہلا شمارہ یکم نومبر سے منظر عام پر آچکا ہے۔ بلند پایہ علمی، دینی اور تحقیقی مضامین کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔ طباعت آفسٹ سفید کاغذ۔ صفحات ۶۴ - فی پرچہ ۷۵ پیسے، سالانہ ۷ روپے

دفتر ترجمان الحدیث۔ ایبک روڈ۔ انار کلی۔ لاہور